مالکِ سلطنتِ کوفہ جومختار ہوئے

ایک دن کوفے کے بازار میں یہ شور ہوا
انتقامِ شہدا لینے پہ تیار ہوئے
ہوگئی حضرتِ سجادؑ کی مقبول دعا
جتنے قاتل تھے شہِ دیں کے گرفتار ہوئے
حرملہ قید ہوا شکرِ خداوند عُلا
مومنوں سے جولڑے کوفی وہ فنار ہوئے
لائے مختار کے آگے جو اسے وہلِ وفا

اُس نے چُن چُن کے ہراک بانیءِ شرکو مارا
پوچھا کیوں عرشِ معلیٰ کو ہلایا ظالم
خولی و شمر و سنان اور عمر کو مارا
تیر معصوم کو کیوں تُو نے لگایا ظالم

جو ستم تُو نے کیئے انکا مجھے حال سنا
ایک تو مشک کو جب لیکے علمدارؑ چلا
ہاتھوں کو جوڑ کے یہ اُس ستم آرا نے کہا
صورتِ شیر سوئے سید ابرار چلا
تیر چھ تھے میرے ترکش میں وطن سے جو چلا
کٹ گئے شانے جوتلوار کا اک وار چلا
تین تیروں نے تو کی رن میں نشانے سے خطا
مشک کو دانتوں سے پکڑے ہوئے جرار چلا

ہوں مُقر آلِ پیمبرؐ کو ستایا میں نے
میری بیداد سے بچوں نے نہ پایا پانی
تین تیروں کو نشانے پہ لگایا میں نے
تیر اک مار کے سب میں نے بہایا پانی

دوسرے تیر کا اب حال میں کرتا ہوں بیاں بنتِ احمدؐ کو نہ مدفن میں رلاؤ لوگو
لائے اصغرؑ کو جو میدان میں شاہِ دوجہاں چھوڑو غفلت کو رہِ راست پہ آؤ لوگو
اس قدر پیاس کی شدت تھی کہ اینٹھی تھی زباں میرے دکھتے ہوئے دل کو نہ دکھاؤ لوگو
اُسکو ہاتھوں پہ اٹھا کر کیا شہؑ نے یہ بیاں پانی تھوڑا سا تم اصغرؑ کو پلاؤ لوگو

تم کو خوف غضبِ خالقِ قہار نہیں پیاسا سب کنبے کے ہمراہ یہ معصوم بھی ہے
میں خطا کار ہوں بچہ تو خطا وار نہیں یہ مسافر بھی ہے سید بھی ہے مظلوم بھی ہے

متوجہ نہ ہوا کوئی میانِ لشکر جب بنِ سعد نے لشکر میں طلاطم دیکھا
تب کہا شاہؑ نے اصغرؑ سے یہ بادیدہء تر آیا گھبرایا ہوا پاس میرے اور یہ کہا
مجھکو دیتا نہیں پانی کوئی اے نورِ نظر جلد کر کام تمام اس کا نہ کر دیر ذرا
گو ہو کمسن پہ ہو تم حجتِ خالق کے پسر میں نے اک تیر سہ پہلو جو اُدھر کو پھینکا

پیاس کا اپنی یقیں ان کو دلادو اصغرؑ میرے اک تیر نے دونوں کو برابر توڑا
تم بھی ننھی سی زباں اپنی دکھادو اصغرؑ بازوئے شاہؑ گلوئے علی اصغرؑ توڑا

جب گلوئے علی اصغرؑ پہ پڑا میرا تیر   تیسرا تیر جو تھا اُس کا سن اب حال امیر
منقلب شاہؑ کے ہاتھوں پہ وہ تڑپا بے شیر   جب زمیں پر گرے گھوڑے سے جنابِ شبیرؑ
دیکھ کر چرخ کو کس یاس سے روئے شبیرؑ   کھینچ کر خنجرِ بیداد بڑھا شمرِ شریر
اور رو کر کہا حضرت نے کہ اے ربِ قدیر   نکلی اُس وقت درِ خیمہ سے شہؑ کی ہمشیر

نوجوانوں کا تو فدیہ ہوا اکبرؑ میرا   رو کے کہتی تھی کہ وہ حق کا فدائی ہے کہاں
شیعوں کے بچوں پہ قرباں ہوا اصغرؑ میرا   کوئی للہ بتا دے میرا بھائی ہے کہاں

دور سے حال یہ سب دیکھ رہا تھا جو عمر   تیر یہ شانۂ زینبؑ پہ پڑا ہائے غضب
شمر کو رحم نہ آجائے ہوا اُس کو یہ ڈر   منہ کے بل گر پڑی وہ دخترِ سلطانِ عرب
پاس تھا میں تو یہ کہنے لگا وہ خیرہ سر   اور چلائی کہ بر آیا نہ میرا مطلب
کسی تدبیر سے اب روک اُسے دیر نہ کر   بھائی اب آ نہیں سکتی ہے وہاں تک زینبؑ

سن کے یہ تیر کو چلے سے ملایا میں نے   کس طرح آپ تلک آئے ہے دور بہن
اور سوئے زینبِ دلگیر چلایا میں نے   کس طرح تم کو بچائے کہ ہے مجبور بہن